بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین......

اداریہ

جدیدیت کا انقلاب اور حلوے مانڈے کا اہتمام

وطن عزیز میں بطورِ خاص اور مشرقی ممالک میں بالعموم تاحال بعض قدیم طرز کی غذائیں گھروں اور مطاعم میں رائج ہیں۔ان میں دوپہر اور شام کے کھانوں میں ساگ پات' سبزیاں' شوربے دار سالن' حلیم' تڑکے اور بے تڑکے کی دال' اچار' جبکہ میٹھے میں حلوہ کھیر فیرنی اور زردہ بطورخاص قابل ذکر ہیں......جبکہ ناشتے میں چھولے' نان' پراٹھا' انڈا' اور حلوہ پوری وغیرہ..........جدید دنیا کے جہاں خیالات جدید ہیں وہیں معمولات و ماکولات بھی ماڈرن ہیں......مگر کچھ عرصہ سے یہ بات دیکھنے میں آرہی ہے کہ جدید طبقے کے لوگ بھی روایت پرستوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے قدیم طرز کے کھانوں کو زہر مار کرہی لیتے ہیں تاہم وہ (بقول ان کے) دقیانوسی خیالات کے اور قدیم وضع داری کے مالک مولویوں کو اپنی نئی ڈشیں بڑے طمطراق سے پیش کرتے اور یوں انہیں ہم نوالہ بنانے کی تگ ودو میں لگے رہتے ہیں یا لگائے گئے ہیں......تاہم ابھی بات ہم نوالہ تک ہے ہم پیالہ کی طرف پیش قدمی جاری ہے۔بڑی آؤ بھگت ہورہی ہے شاید ہی کوئی ہفتہ یا کوئی مہینہ خالی جاتا ہو جب کسی ماڈرن سے ادارے یا این جی او کے زیر اہتمام کوئی ایسا پروگرام نہ ہورہا ہو جس میں علماء کرام کی ضیافت کا کوئی اہتمام نہ کیا جاسکا ہو......ہوائی جہاز کے ٹکٹ' (مؤثر علماء کی ہوم سیکرٹریوں سمیت) فائیو اسٹار ہوٹلز میں رہائش' لیوش کھانے جن میں حلوے مانڈے کا خصوصی اہتمام' سجے سجائے ہالز میں اسٹیج پر رونق افروزی وجلوہ فرمائی' اور ذوق خطابت کی تکمیل کے لئے ہر طرح کے مائیکروفون' نیز اہتمامِ جلوسِ طفلاں مفت ودرشنِ دیویاں ہم مفت است..........اور جناب بڑے بڑے متقی وپرہیزگار' نامی گرامی' فقہائے کرام وعلماء ودانشورانِ قوم' و خطبائے ملت اسلامیہ ودماغ ہائے روشن سب ذہنی تفریح کے لئے ادھر سے ادھر پابرکاب......کبھی لاہور میں بلایا جارہا ہے تو کبھی کراچی واسلام آباد کا رخ ہے' کبھی کوئٹہ کی سیر ہے تو کبھی مری کی ٹھنڈی ہواؤں میں ان کے علم سے استفادہ کا سامان کیا جارہا ہے......گھوڑا گلی نتھیا گلی' جھینگا گلی' کون سی گلی جہاں برے

☆الایمان یذھب الھموم، ویزیل الغموم، وھو قرۃ عین الموحدین، وسلوۃ العابدین.☆

استقبال پھتونہیں کھلی مثلِ غنچہ وکلی..........اور حضرتِ شیخ ہیں کہ کارِ ثواب میں حصہ ملانے کے لئے اور خدمتِ دین کی سعادت پانے کے لئے بیگ ہر وقت تیار رہتا ہے......

یہ سارے پاپڑ کیوں بیلے جارہے ہیں......اتنی پذیرائی آخران آخری صدی کے (بقول تجدّدین کے) ملاؤں کو جنہیں جدیدیت پسند ادب سے عالم بھی کہنا پسند نہیں کرتے اب ان کے جوتے سیدھے کرنے کے لئے جدیدیت کے بڑے بڑے طرم خان بوریہ نشینوں کے جوڑوں کے تسمے باندھنے کو بھی تیار کھڑے ہیں۔ اونچی اونچی کرسیوں والے، رات دن پینٹ کوٹ ٹائی اور شوز میں کسے رہنے والے ان درویشوں کے آگے جھکے چلے جارہے ہیں......یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے......وائس چانسلر کی پوسٹ بہت بڑی ہوتی ہے اور اس پوسٹ تک کوئی روایت پرست قدامت پسند کبھی نہیں پہنچ سکتا ......صرف وہی اس منصب کو پاسکتا ہے جو ہوا کا رخ سمجھتا ہو......جو جدید دنیا تشکیل نہ بھی کرسکے تو کم از کم اس کے ساتھ چل تو سکتا ہو......اصحابِ تسبیح ومصلی کا بھلا اس شہر میں کیا کام..........وزیر وزراء تک کو ڈیوٹی ملی ہے کہ حضرت کے (بلکہ حضرات کے) پروگرام میں ضرور جائیں اور دست بوسی کریں......

کیا یہ ساری ایکسر سائز اور مشق علماء ومشائخ کے علم سے مستفید ہونے کے لئے ہے یا آنے والے کسی وقت کے لئے انہیں تیار کیا جارہا ہے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں..........کسی نے کہا تھا داشتہ آید بکار گرچہ باشد سرِ مار..........کہیں یہ پذیرائیاں اس سبب سے تو نہیں کہ یکرم الرجل مخافة شره..........تکریم کا اہتمام کرنے والوں کی فیاضی کا عالم دیکھئے کہ ہم نے ایک ایونٹ مینیجر سے دریافت کیا کہ یہ جو پروگرام ہورہا ہے اس پر اندازاً کیا خرچ آیا ہوگا انہوں نے کہا یہی کوئی پان دس کروڑ روپے......ہم نے کہا آپ اس کے دس کروڑ لیں گے؟ کہا ہاں اس کا کچھ حصہ ہماری جیب میں جائے گا تو کچھ ان بزرگوں کی جیب میں بطورِ نذرِ اللہ نیازِ حسین..........حساب کتاب کچھ زیادہ غلط بھی ان کا نہ تھا کہ دوسو اسلامی دماغوں کو پگھلانے کے لئے اتنا ایندھن تو چاہئے ہی ہوگا......جانے آنے کا ٹکٹ لوکل فی کس تیس سے پینتیس ہزار انٹرنیشنل ایک لاکھ سے کچھ اوپر......بیس سے پچیس ہزار روپے یومیہ فی کس ہوٹل خرچ اور اتنا ہی فی کس تین وقت کا کھانا ناشتا......ہال کا کرایہ، ذمہ داران کے وظیفے بزرگوں کے لئے تحائف، لفافے، لیٹر پیڈ پین پنسل، نقد نذرانے اور......دیگر لوازمات......سب ملا جلا کے ملٹی

پلائی بائی دوسو...... ہم نے کہا صاحب یہ تو بہت بڑا خرچہ ہے...... کہا یہ تو کچھ بھی نہیں صرف آپ کو محسوس ہو رہا ہے ورنہ دھرنے میں جو غلامانِ مصطفیٰ وعاشقانِ رسول کی ضیافت پر یومیہ خرچہ اٹھتا تھا...... اس کا آپ سنیں تو شاید ہوش وحواس کھو بیٹھیں .... پھر ایک سرد آہ بھر کر کہا...... سبحان اللہ اللہ کے خزانوں میں کیا کمی ہے...... اگر چہ اس نے ان کے منابع گورے لوگوں اور ٹھنڈے علاقوں میں ہی کیوں نہ رکھے ہوں.........

ہم نے اپنے ایک مہربان سے کہا کہ اس دوروزہ پروگرام کا حاصل کیا رہا؟ انہوں نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا یہ اگر سمجھ میں آتا تو ان علماء کرام کی سمجھ میں آتا جو بایں ہمہ جبہ ودستار اپنی دوربیں نظروں اور بصیرتوں کے ساتھ یہاں موجود ہیں...... اور اگر سمجھ میں آتا تو پھر یہ یہاں کیوں آتے؟...... ہم نے کہا بھئی فلسفے کو چھوڑو ذرا سادہ سے لفظوں میں ہمیں سمجھاؤ کہ آخر اس آؤ بھگت کا مقصد ہے کیا؟ کہا حیرت ہے کہ آپ بھی نہیں سمجھے ہم نے کہا آپ ہمارے بارے میں یہ گمان کرلیں کہ ہمہ یاراں جنت......... کہا بھئی صاف سی بات کہوں برا تو نہیں مناؤ گے؟ ہم نے کہا نہ صاحب ہرگز برا نہ منائیں گے...... کہا تو پھر مقصد آنسہ جدیدیت کے مقابلین کو آختہ کرنا ہے......... سمجھ گئے؟ ہم نے کہا بھئی یہ فاختہ بے چاری کا نام تو ہم نے سنا تھا نہایت بھولی بھالی سی ہوتی ہے مگر یہ آختہ کیا ہے.........؟

کہا ...... دنیا بھر میں جب بے بی جدیدیت کی عزت وآبرو کے لئے خطرہ بدستور موجود رہے تو یہی کیا جاتا ہے کہ ولین (مقابل) کو آختہ کرکے مثل فاختہ بنادو......... اور پھر خلیل خاں کے ہاتھ میں دے دو وہ جس طرح چاہیں اڑایا کریں...... بس پھر کیا ہے پھر اپنا کام آسانی سے کرتے رہو...... نہ کسی فتویٰ کا ڈر نہ کسی مزاحمت کا اندیشہ...... اور جوان نعمتوں سے لطف اندوز نہ ہونا چاہیں اور اپنی انا پر اٹکے ہوئے بیچ رہیں ان میں شہادت کی تڑپ پیدا کرکے جنت کی نعمتوں کے حصول کے لئے آگے روانہ کردو......... اللہ رب العالمین فقہائے امت وعلمائے ملت اسلامیہ کو ہر شر اور فتنہ کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور ان کی سمجھ بوجھ اور بصیرت میں مزید برکتیں عطا فرمائے (آمین) آنے والے پر خطر وقت کی چاپ صاف سنائی دے رہی ہے اس کے لئے تیاری اہل علم ہی کا کام ہے ...... کاش وہ اس طرف متوجہ ہوں اور قوم کو اس کے لئے تیار کرسکیں......... سرِ دست ہماری طرف سے آپ سب کو نیا اسلامی سال مبارک ہو.........

☆ ارض بالقضاء المحتوم، والرزق المقسوم، کل شیء بقدر، فدع الضجر. ☆